اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

ٹیلیفون ۲۹۷۹ — تار کا پتہ: الفضل لاہور

الفضل لاہور

روزنامہ

یوم یکشنبہ

۳ ربیع الاول ۱۳۷۲ھ

شرح چندہ
سالانہ چندہ ۲۴ روپیہ
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "
فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۰/۶ | ۲۳ نبوت ۱۳۳۱ ہش | ۲۳ نومبر ۱۹۵۲ء | نمبر ۲۷۳

حضرت امیر المؤمنین کی صحتیابی کیلئے صدقہ و دعا کی تحریک

کراچی ۲۲ نومبر (بذریعہ تار) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی علالت طبع کی خبر سن کر امیر جماعت احمدیہ کراچی مکرم جناب چوہدری عبد اللہ خان صاحب نے کل خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو تحریک کی۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت خشوع خضوع سے دعا کریں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ اور حضور کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین۔ علاوہ ازیں اسی روز پانچ بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

یک نظر بہتر ز عمرِ جاوداں
گر فتد کس را بر آں خوش پیکرے
منکہ از حسنش ہمیں دارم خبر
جاں فشانم گر دہد دل دیگرے

ترجمہ:۔ اس حسین کو ایک دفعہ دیکھ لینا ہمیشہ کی زندگی سے بہتر ہے۔ چونکہ مجھے اس کے حسن کا علم ہے اس لئے جہاں دوسروں نے اسے دیناوی دل دیا ہے وہاں میں اس پر اپنی جان بھی قربان کرتا ہوں۔

بنیادی اصولوں کے متعلق کمیٹی کی رپورٹ آئندہ ماہ کے آخر میں پیش کی جائیگی

۔۔یہ انتہائی شر انگیز پروپیگنڈا ہے کہ نئے آئین کی بنیاد اسلامی اصولوں پر نہیں رکھی گئی ہے (ناظم الدین)

کراچی ۲۲ نومبر۔ وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین نے آج مجلس دستور ساز میں اعلان کیا۔ کہ بنیادی اصولوں کی کمیٹی آج رات اپنی رپورٹ مکمل کرلے گی۔ اور یہ رپورٹ آئندہ ماہ کے آخر میں مجلس دستور ساز کے سامنے پیش کی جائے گی۔ رپورٹ کی تیاری میں تاخیر کا سبب بیان کرتے ہوئے آپ نے بتایا کمیٹی نے ۱۷۰ ترمیمیں منظور کی ہیں۔ جس کی وجہ سے رپورٹ کے دوسرے حصوں میں بھی۔ مطابق ترمیمیں کی جائیں گی۔ بنیادی اصولوں جیسی اہم دستاویز کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہر مرحلہ پر ایک ایک بات کی پوری جانچ پڑتال کی جائے۔ ان حالات چار ہفتہ سے قبل رپورٹ کا اپنی آخری شکل میں پیش ہونا ممکن نہیں ہے۔ سردار شوکت حیات اور میاں افتخار الدین نے الحاج خواجہ ناظم الدین کے اس بیان پر بحث شروع کرنے کی کوشش کی۔ لیکن صدر نے فیصلہ دیا کہ وزیر اعظم کا کمیٹی کی طرف سے یہ اعلان کوئی تحریک نہیں ہے اس لئے بحث کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اس کے بعد مجلس دستور ساز کے لئے آئندہ سال کے مالی اخراجات پر بحث شروع ہوئی۔ اس بحث میں حصہ لیتے ہوئے سردار شوکت حیات نے دستور سازی کی رفتار پر سخت نکتہ چینی کی۔ انہوں نے کہا آئین کی تیاری میں بہت دیر ہو چکی ہے۔ ہمارے وزیر اعظم کو چاہیے۔ کہ دولت مشترکہ کی کانفرنس میں شریک نہ ہوں۔ اور آئین کی بعجلت تیاری کی طرف متوجہ ہوں۔ نیز کہا ملک اب انقلاب کے قریب پہنچ چکا ہے۔ ضروری ہے۔ کہ لگاتار کام کر کے پہلے آئین کو مکمل کیا جائے۔ مسٹر ہاشم گزدر نے اپنی تقریر میں تجویز پیش کی۔ کہ تعلیمات اسلامی بورڈ کو توڑ دیا جائے۔ کیونکہ اس نے اب تک کوئی ایسے آئین کا خاکہ پیش نہیں کیا ہے۔ جو اسلامی اصولوں پر مبنی ہو۔ بحث کا جواب دیتے ہوئے وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین نے فرمایا۔ آئین جلد مکمل کرنے کے لئے ہر ممکن قدم اٹھایا گیا ہے۔ بنیادی اصولوں کی کمیٹی گذشتہ تین ہفتوں سے مسلسل اجلاس کر رہی ہے۔ تاکہ رپورٹ جلد سے جلد مکمل ہو جائے۔ اس معاملہ میں ہندوستان سے مقابلہ کرنا صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ وہاں ہم سے دو سال پہلے آئین سازی کا کام شروع ہو گیا تھا۔ پھر انہیں ایسی حکومت ملی تھی جو پہلے سے قائم شدہ تھی۔ دولت مشترکہ کی کانفرنس میں اپنی شرکت کے متعلق آپ نے فرمایا۔ کہ اس کانفرنس میں میری شرکت سے آئین سازی کے کام میں کوئی رکاوٹ نہیں پڑے گی۔ مسٹر ہاشم گزدر کی تجویز کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ تعلیمات اسلامی بورڈ کی رپورٹ بھی خفیہ رکھی گئی ہے۔ بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ کے ساتھ سب کچھ مجلس دستور ساز کے سامنے آجائے گا۔ آپ نے اس پروپیگنڈے کو انتہائی شر انگیز بتایا کہ نئے آئین کی بنیاد اسلامی اصولوں پر نہیں رکھی گئی ہے۔ مقدمہ راولپنڈی سازش کے ضمن میں ایک بل پر غور کرنے کے بعد مجلس دستور ساز کا اجلاس ۲۲ دسمبر تک ملتوی کر دیا گیا۔ مجلس قانون ساز کی حیثیت سے پارلیمنٹ کا اجلاس پیر کے دن پھر شروع ہو گا۔

سرحد اسمبلی کا اجلاس غیر معین عرصہ کیلئے ملتوی کر دیا گیا

نو روزہ اجلاس میں چھ سرکاری بل اور دو غیر سرکاری قرار دادیں منظور ہوئیں!

پشاور ۲۲ نومبر۔ سرحد اسمبلی کا اجلاس آج غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ اسمبلی نے اس نو روزہ اجلاس میں ۶ سرکاری بل اور ۲ غیر سرکاری قرار دادیں منظور کیں۔ آج وزیر اعلیٰ خان عبد القیوم خان نے ان لوگوں کے نام اور تفصیلات بتائیں۔ جو سیفٹی ایکٹ کے تحت صوبے میں نظر بند ہیں۔ ان میں ایک سکھ اور دو ہندو ایک اینگلو انڈین اور تو دوسرے آدمی ہیں۔ بیگم ممتاز جمال کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے بتایا۔ کہ اب تک سیفٹی ایکٹ کے تحت کسی عورت کو گرفتار نہیں کیا گیا ہے اب تک ایسے لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ جو پاکستان کی علاقائی سالمیت کو نقصان پہنچانا چاہتے تھے۔

یوم مشرقی بنگال کے موقعہ پر تشدد کا اندیشہ

حکومت مغربی بنگال کیطرف سے اقلیتوں کو آگاہ کر دیا گیا

کلکتہ ۲۲ نومبر: مغربی بنگال کی حکومت نے اقلیتوں کو اس خطرے سے آگاہ کیا ہے کہ کہیں یوم مشرقی بنگال منانے کے سلسلے میں فرقہ پرست ہندو اس موقعہ سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے تشدد وغیرہ استعمال نہ کریں۔ سرکاری اعلان میں ساتھ ہی انہیں اطمینان دلایا گیا ہے کہ احتیاطی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ تاکہ اقلیتوں کے کسی ایک فرد کیساتھ بھی بے عزتی کا سلوک یا کسی اور قسم کا تشدد نہ ہونے پائے۔

خواجہ ناظم الدین آج لندن روانہ ہو جائینگے

کراچی ۲۲ نومبر:۔ وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس میں شرکت کرنے کیلئے کل رات کے دس بجے ہوائی جہاز کے ذریعہ لندن روانہ ہو جائیں گے کانفرنس جمعرات کو شروع ہو گی۔

پاکستان نے ۳۵۱ رن بنا کر پہلی اننگ ختم کرنے کا اعلان کر دیا!

نذر محمد نے ۱۵۶ رن بنائے اور وہ آخر تک آؤٹ نہیں ہوئے

حیدر آباد ۲۲ نومبر۔ یہاں پاکستان اور ساؤتھ زون کے درمیان کرکٹ میچ کے دوسرے دن ساؤتھ زون کی ٹیم نے کھیل ختم ہونے تک ۸۰ رن بنائے۔ اور اس کے تین کھلاڑی آؤٹ ہوئے۔ اس سے پہلے پاکستانی ٹیم نے پہلی اننگ میں ۳۵۱ رن بنائے جبکہ اس کے چھ آدمی آؤٹ ہوئے تھے۔ کھیل ختم کرنیکا اعلان کر دیا تھا آج جب صبح پاکستانی ٹیم نے کھیل شروع کیا۔ تو اسے کل کے سکور (۲۹۴ رنز) میں اسی منٹ کے اندر اندر ۵۰ رنز کا اضافہ کیا پاکستانی کھلاڑیوں نے اس خیال سے کہ اننگ ختم کرنیکا جلد اعلان کر دیا جائے۔ بڑی تیزی سے رن بنائے اور خوب ہٹس لگائیں آج مقصود نے ۱۶ انور حسین نے ۱۴ وقار نے ایک فضل محمود نے ۳ رن بنائے فضل محمود اور نذر ابھی کھیل ہی رہے تھے کہ ۳۵۱ رنز بننے پر ٹیم کے کپتان انور حسین نے اننگ ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔ نذر محمد نے بغیر آؤٹ ہوئے ۱۵۶ رنز بنائے۔

روس کی طرف سے ہندوستانی قرارداد کی مخالفت

نیویارک ۲۲ نومبر۔ کوریا میں جنگی قیدیوں کی واپسی کے متعلق ہندوستان نے جو قرارداد پیش کی ہے۔ روس اور چین نے اس کی سخت مخالفت کی ہے۔ روس کی خبر رساں ایجنسی تاس نے کہا ہے۔ کہ اس قرارداد میں مسئلہ زیر بحث کا حل پیش کرنے کی بجائے امریکہ کے اس خیال کو ہی دہرا دیا گیا ہے۔ کہ قیدیوں کی واپسی کے بارے میں جبر سے کام نہ لیا جائے۔ ادھر منگ ریڈیو نے بھی اس قرارداد کو نا کافی بتایا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ جنوبی کوریا اس قرارداد کو پہلے ہی مسترد کر چکا ہے۔ ادھر امریکہ بھی اس کی مخالفت کر رہا ہے۔

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور سے طبع کرا کر ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

پروگرام شب بر موقعہ جلسہ سالانہ

اجلاس "احمدیہ پریس انٹرنیشنل" ۲۷ دسمبر ۱۹۵۲ء (بوقت شب)

۷ بجے سے ۱۰ بجے تک

زیر صدارت مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ

۷ سے	۵-۷ تک	تلاوت قرآن مجید	
۵-۷ سے	۱۰-۷ تک	پیغام	حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
۱۰-۷ سے	۲۵-۷ تک	افتتاحی تقریر	مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب صدر
۲۵-۷ سے	۳۵-۷ تک	رپورٹ	سیکرٹری جنرل
۳۵-۷ سے	۵۵-۷ تک	تقریر	مکرم چودھری ظفر اللہ خانصاحب
۵۵-۷ سے	۱۰-۸ تک	"	" چودھری محمد عبد اللہ خانصاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی
۱۰-۸ سے	۲۵-۸ تک	"	" نائب صدر صاحب خصوصی
۲۵-۸ سے	۱۵-۹ تک	ایجنڈا و ریزولیوشن	
۱۵-۹ سے	۳۵-۹ تک	بجٹ	
۳۵-۹ سے	۵-۱۰ تک	نمائندگان آئندہ پروگرام پر اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں گے	

دُعا

نوٹ:- یہ اجلاس جلسہ گاہ میں منعقد ہوگا۔

پروگرام ۲۷ دسمبر ۱۹۵۲ء بوقت شب

زیر صدارت مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل التبشیر ربوہ

۷ سے	۱۵-۷ تک	تلاوت قرآن کریم	السید سلیم حسن الجابی
		نظم	مسٹر رحیم بخش صاحب
۱۵-۷ "	۳۰-۷ "	تقریر (بزبان عربی)	السید سلیم حسن - ترجمان مولوی محمد صدیق صاحب بی مبلغ سیرالیون
۳۰-۷ "	۴۵-۷ "	" (بزبان انگریزی)	مسٹر ظہیر الاسلام صاحب ترجمان صوفی محمد اسحٰق صاحب " "
۴۵-۷ "	۰۰-۸ "	" اردو	مسٹر عبد الشکور صاحب کنزے
۰۰-۸ "	۱۵-۸ "	" "	مسٹر رشید احمد صاحب امریکن
۱۵-۸ "	۳۰-۸ "	"	مسٹر ادریس صاحب چینی
۳۰-۸ "	۴۵-۸ "	" بزبان عربی	مسٹر محمد ابراہیم ابوبکر صاحب ترجمان مولوی محمد صدیق صاحب
۴۵-۸ "	۰۰-۹ "	" بزبان انڈونیشین	مسٹر صالح شبیبی " مولوی امام الدین صاحب
۰۰-۹ "	۱۵-۹ "	" انگریزی	مسٹر محمد اسمٰعیل صاحب از برما
۱۵-۹ "	۳۰-۹ "	" اردو	مسٹر رضوان عبد اللہ صاحب از حبشہ

نوٹ:- یہ اجلاس جلسہ گاہ میں منعقد ہوگا۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

جلسہ سالانہ کے موقع پر الفضل کا خاص نمبر شائع ہوگا

سلسلہ کے اہل قلم احباب سے درخواست

حسب سابق اس دفعہ بھی جلسہ سالانہ کے موقع پر الفضل کا ایک خاص نمبر شائع ہوگا۔ جس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عقائد اس کی قومی و ملی خدمات اور مخالفین کی طرف سے جھوٹے پراپیگنڈا کے جواب میں مبسوط مضامین شائع کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ

سلسلے کے اہل قلم بزرگوں اور احباب سے استدعا ہے۔ کہ وہ الفضل کی اعانت کرتے ہوئے اس نمبر کے لئے مضامین تحریر فرمائیں۔ جملہ مضامین ۳۰ نومبر تک دفتر میں پہنچ جانے چاہئیں۔ (ادارہ)

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد قریب آگئی

قابل توجہ عہدہ داران و مخلصین جماعت

.... تحریک جدید کے سال رواں میں وعدوں کے پورا کرنے کا آخری وقت قریب ہے۔ چاہیئے کہ میعاد کا آخری وقت یعنی ۳۰ نومبر آنے سے پہلے تحریک جدید کے تمام احباب کے وعدے سو فیصدی پورے ہو چکے ہوں۔ جیسا کہ گذشتہ خصوصاً پہلے تیرہ سالوں میں ہوتا رہا ہے۔

اب سلسلہ کے لئے بہت زیادہ قربانی کا وقت آ گیا ہے۔ مخلصین کو اللہ تعالےٰ توفیق بخشے گا۔ گذشتہ سال جب کہ ۹ ماہ سال سے گذر چکے تھے۔ تحریک جدید کی وصولی بہت کم تھی۔ اور تحریک جدید کی مالی حالت خطرناک حالت اختیار کر رہی تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے مخلصین کو پکارا۔ اور وہ لبیک یا امیرالمومنین کہتے ہوئے حاضر ہوئے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے وعدے پورے ہوئے۔

پس وہ احباب جن کے ذمہ تحریک جدید کا چندہ ہے۔ اور وعدہ پورا نہیں ہوا۔ انہیں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے الفاظ میں توجہ دلانا مناسب ہے تا وہ جلد سے جلد اپنا عہد پورا کریں دفتر وکیل المال تحریک جدید ہر ایک وعدہ کرنیوالے کو اس کے وعدہ اور وصولی کی اطلاع کر چکا ہے بلکہ عہدہ داران کو اسم وار فہرست بھی بھجوا دی گئی ہے تا زیادہ توجہ سے اس ماہ میں اپنے وعدے وصول کر کے پورے کریں۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:-

"آخر جو احمدی کہلاتا ہے۔ وہ مکان کی ایک اینٹ بن چکا ہے۔ وہ تحریک جدید کا ایک حصہ بن چکا ہے۔ اس نے بیعت کرتے ہوئے وعدہ کیا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔ میں دین کے لئے جان و مال اور عزت سب کچھ قربان کر دونگا اس کا چندہ ادا نہ کرنا محض سستی اور غفلت ہے"۔

"یہ دین کا کام ہے یہ سب کاموں پر مقدم ہے اگر آپ لوگوں کو اب ادائیگی میں تکلیف کرنی پڑتی ہے۔ تو وہ تکلیف تمہیں برداشت کرنی پڑے گی"۔

"اے خدا تو ہماری جماعت کے قلوب میں آپ قربانی کی تحریک پیدا کر۔ اے خدا تو اپنے فرشتوں کو نازل فرما۔ جو لوگوں کے دلوں کو زیادہ قربانیاں کرنے پر آمادہ کریں۔ اے خدا اس آمادگی کے بعد پھر تو اپنے فرشتوں کو اس بات پر مامور فرما کہ جو لوگ وعدہ کریں۔ وہ اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کریں"۔

(وکیل المال تحریک جدید)

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام قریب ہیں!

ہمارا جلسہ سالانہ انشاء اللہ تعالےٰ دسمبر ۱۹۵۲ء کے آخری ہفتہ میں ربوہ دار الہجرت میں منعقد ہوگا۔ جلسہ سالانہ کے چندہ کو ایک لازمی چندہ قرار دیا گیا ہے اور اس کی شرح ایک ماہ کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ مقرر ہے۔ اگر یہ چندہ جلسہ سالانہ سے قبل ادا کر دیا جائے۔ تو جلسہ سالانہ کے انتظامات سہولت سے ہو سکتے ہیں۔

جلسہ سالانہ میں اب قریباً ایک ماہ رہ گیا ہے۔ آج کل چندہ جلسہ سالانہ فراہم ہو رہا ہے۔ آپ بھی جلسہ سے قبل اپنے ذمہ کا چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما دیں۔ تاکہ اس جلسہ سالانہ کے انعقاد میں آپ کا بھی حصہ ہو۔ جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کے منشاء کے مطابق قائم کیا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو توفیق بخشے۔ آمین

(نظارت بیت المال ربوہ)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۵۲ء

حکومت پر الزام تراشی

روزنامہ زمیندار کا مدیر مسئول اختر علیخان پنجاب میں "ختم نبوت" کے پردہ میں جو فتنہ انگیزی کر رہا ہے۔ معلوم نہیں حکومت نے اس سے کیوں آنکھیں بند کر رکھی ہیں۔ جو شخص بھی اس کی صداقتی تقریر کا جو اس نے بنڈی بھٹیاں کی ختم نبوت کانفرنس میں پڑھی ہے۔ اور جو زمیندار مورخہ ۲۳ نومبر میں شائع ہوئی ہے مطالعہ کرے گا۔ یقیناً پہلا اثر جو وہ لے گا یہی ہوگا۔ کہ اس شخص کے نزدیک پاکستان کے موجودہ ارباب حکومت سخت نالائق خود غرض مفاد پرست اور جاہلے کیا کیا ہیں۔ ہم نہیں سمجھتے کہ اس عاقبت نااندیش کو وہ کیا سرخاب کے پر لگ گئے ہیں کہ ارباب حکومت اس کی گالیوں سے لبریز دھمکیاں سنتے ہیں۔ اور ٹس سے مس نہیں ہوتے اپنی اس تقریر میں اس نے کابینہ پاکستان پر جو الزامات لگائے ہیں۔ اس کو کسی ملک کی حکومت برداشت نہیں کر سکتی۔ چنانچہ ملاحظہ ہو اس نے کہا ہے کہ

"عام طور پر کہا جاتا ہے کہ سر ظفر اللہ جو کچھ کرتے اور کہتے ہیں۔ اسے پوری کابینہ کی تائید حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے خارجہ پالیسی پر نکتہ چینی پوری وزارت پر نکتہ چینی کے مترادف ہے۔ لیکن یہ نظریہ غلط فہمی پر مبنی ہے۔ پاکستان کی مرکزی کابینہ کا ایک رکن بھی ایسا نہیں ہے۔ جو ریاست جموں و کشمیر کا الحاق پاکستان سے عمل میں لانے کے لئے بے تاب نہ ہو لیکن اگر حکومت کو مشورہ دینے والا ہی پاکستان کا خیر خواہ نہ ہو۔ تو کابینہ کا کیا قصور ہے؟"

یہ عاقبت نااندیش شخص پوچھتا ہے کہ کابینہ کا کیا قصور ہے۔ گویا اس طرح وہ گویا صرف عوام کو ہی نہیں۔ بلکہ پاکستان کی وزارت کو بھی ایسا ہوش و خرد سے عاری سمجھتا ہے کہ اسے بھی یہ باور کرانا چاہتا ہے۔ کہ اس نے اسکو کوئی گالی نہیں دی بھلا اس بیچاری سادہ لوح کابینہ کا کیا قصور ہے۔ وہ تو صرف ایسے نالائقوں پر مشتمل ہے کہ ظفر اللہ خان انہیں جو مشورہ دیتا ہے۔ اس پر نہ غور کرتے ہیں نہ اس کی اونچ نیچ سمجھتے ہیں۔ بلکہ ظفر اللہ خان تار ہلا کر جس طرح چاہتا ہے۔ کاٹھ کی پتلیوں کو نچاتا ہے۔

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ پاکستان کی کابینہ کو اس سے بڑی گالی اور کیا دی جا سکتی ہے۔ کہ وہ ایسی کاٹھ کی پتلیاں ہیں جسے ایک شخص جس طرح چاہے نچا سکتا ہے۔

یہی نہیں کہ پاکستان کی کابینہ ہی صرف ظفر اللہ کا مشورہ بلا چون و چرا مان لیتی ہے۔ بلکہ اختر علیخاں کہتا ہے کہ ظفر اللہ بعض اہم باتوں کا کابینہ کو تو پتہ تک بھی نہیں لگنے دیتا۔ بس مشورہ دے کر جو چاہے کرا لیتا ہے۔ چنانچہ تقریر جاری رکھتے ہوئے اختر علی خان کہتا ہے کہ

"یکم جنوری ۱۹۴۹ء کو سر ظفر اللہ کے مشورے سے کشمیر میں جنگ بند کر دی گئی۔ میں پوچھتا ہوں کیا تارکہ سے پہلے کابینہ کی رضامندی حاصل کی گئی تھی؟ اگر نہیں تو پھر یہ کہنے کے کیا معنے کہ کشمیر کے معاملہ میں جس تساہل اور مداہنت سے کام لیا جا رہا ہے۔ اس کی ذمہ داری سر ظفر اللہ پر نہیں پوری کابینہ پر عائد ہوتی ہے"

اب یہ تو اختر علیخاں ہی بتا سکتے ہیں کہ ظفر اللہ خاں نے تارکہ کا مشورہ کس کو دیا تھا۔ کیا اس نے یہ مشورہ اپنے آپ کو دیا تھا یا اختر علیخاں کو؟ مشورہ میں کم از کم دو پارٹیاں ضروری ہوتی ہیں ایک وہ جو مشورہ دے۔ اور ایک وہ جو مشورہ لے۔ مشورہ دینے والا تو ظفر اللہ ہوا مگر مشورہ لینے والا کون تھا؟ اگر تمام کابینہ نہیں تھی تو کم از کم گورنر جنرل اور اس وقت کے وزیر اعظم تو مشورہ لینے والے ضرور ہوں گے۔ اگر یہی درست ہو تو گویا اختر علی خاں کہتا ہے۔ کہ گورنر جنرل یعنی الحاج خواجہ ناظم الدین اور وزیر اعظم خان لیاقت علی خان ظفر اللہ کے ہاتھ میں کٹھ پتلیاں تھیں۔ وہ نہ تو سیاست کو سمجھتے تھے نہ ملک کے مفاد کی انہیں پرواہ تھی۔ ان کا کام تو بلا چون و چرا ظفر اللہ خان کا مشورہ ماننا تھا۔ اور کچھ بھی نہ تھا۔ جس ملک کے گورنر جنرل اور وزیر اعظم ایسا ہو کیا کہنا ہے اس ملک؟

پھر یہ لوگ بقول اختر علیخاں اتنے بے حس ناسمجھ اور نالائق تھے۔ کہ انہوں نے اختر علیخان جیسے عدیم النظیر سیاست دان بسمارک زمانہ کی باتوں پر ذرا کان نہ دھرا۔ چنانچہ اپنی تقریر میں وہ کہتا ہے کہ

"میں نے "زمیندار" کے ذریعہ ۱۹۴۸ء (اس وقت قائد اعظم بھی زندہ تھے) ہی میں مطالبہ کیا تھا کہ اگر کشمیر لینا ہے تو اس کا تینوں طرف سے محاصرہ کر لو۔ (معلوم نہیں چوتھی طرف دشمن کو کیوں بخش دی گئی۔ راقم) تاکہ ہندوستانی فوجیں اس میں داخل ہونے کے قابل نہ رہیں۔۔۔ مگر پہلے تو اس مطالبہ کو نظر انداز کر دیا گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بھارتی فوجیں پوری طرح کشمیر پر حاوی ہو گئیں"۔

اختر علیخان کہتا ہے کہ الحاج خواجہ ناظم الدین اور خان لیاقت علی خان ہی صرف ظفر اللہ کے ہاتھ میں کٹھ پتلیاں نہیں تھے۔ بلکہ نعوذ باللہ قائد اعظم کو بھی کوئی ایسا صاحب شعور سیاست دان نہیں سمجھا جا سکتا۔ ورنہ ہمارا مشورہ ضرور مان لیا جاتا۔

سب سے بڑی گالی جو موجودہ ارباب حکومت کو اختر علیخان نے دی ہے وہ بھی سن لیجئے۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہتا ہے کہ

"سندھ کے گورنر جناب شیخ دین محمد کا طرز عمل دیکھئے وہ ایک مدبر اور ہوشمند حاکم ہیں وغیرہ وغیرہ۔۔۔ ان ترقی پسندانہ اقدامات کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہئے تھا۔ کہ وہ عوام میں بے حد مقبول ہو جاتے۔ اور ان کی گورنری کی مدت میں توسیع ہو جاتی۔ لیکن بعض مفاد پرست عناصر کو ان کی یہ غیر معمولی مقبولیت و ہر دلعزیزی ایک آنکھ نہ بھائی۔ چنانچہ ان کے ایک ترجمان نے ان کے خلاف ایک مقالہ لکھا۔۔۔ وغیرہ

یہ مفاد پرست عناصر کون ہیں جن کی طرف پنجابی صحافت کا یہ لال بجھکڑ اپنی انگلیوں سے اشارہ کر رہا ہے؟

یہ وہی بات ہے جو مسلم لیگ کی دشمن جماعتوں کے ترجمان کہہ رہے ہیں۔ امروز۔ تسنیم۔ آزاد تمام غیر لیگی اخبارات نے یہی راگنی گائی ہے۔ جو یہ مسلم لیگی کہلانے والا اخبار بھی گا رہا ہے اور جو کچھ اختر علیخان نے ارباب حکومت کے متعلق کہا ہے۔ یہ ہرگز جائز تنقید کے تحت نہیں آتا۔ بلکہ اس کا ماحصل یہ ہے کہ ارباب حکومت ظفر اللہ کے سامنے بالکل خل ہو چکے ہوئے ہیں۔ ان کا کوئی اپنا ارادہ نہیں وہ پاکستان کے امور مہمہ کو قطعاً نہیں سمجھتے۔ بلکہ ظفر اللہ جس طرح انہیں چاہتا ہے نچاتا ہے۔

سوال ہے کہ روزنامہ زمیندار کا مدیر مسئول اختر علیخان پنجاب میں "ختم نبوت" کے پردہ میں جو فتنہ انگیزی کر رہا ہے۔ معلوم نہیں حکومت نے اس سے کیوں آنکھیں بند کر رکھی ہیں۔ وہ صرف جماعت احمدیہ جیسی پاکستان کی وفادار امن پسند مرنجاں مرنج جماعت کی تخویف و ترہیب نہیں کر رہا۔ بلکہ اس شخص کے نزدیک پاکستان کے اکثر موجودہ ارباب حکومت سخت نالائق ناسمجھ خود غرض مفاد پرست اور جلنے کیا کیا ہیں ہم نہیں سمجھتے کہ اس عاقبت نااندیش انسان کو وہ کیا سرخاب کے پر لگ گئے ہیں۔ کہ وہ ان کے خلاف برابر اشتعال انگیزی کرتا۔ اور عوام میں ان کی تضحیک و توہین سے بھی گریز نہیں کرتا۔ پھر بھی اسکو کوئی نہیں روکتا۔ اور ستم بالائے ستم یہ ہے۔ کہ اسے مسلم لیگ کا حامی سمجھا جاتا ہے۔ اور بقول خود اختر علیخاں کیا اس کے بعد بھی مسلم لیگ کی مخالف جماعتوں کو حکومت پاکستان پر طنز و تشنیع کی کیچڑ اچھالنے سے روکا جا سکتا ہے۔

مودودیوں نے اپنا بہترین پتا پھینک دیا

مودودیوں کے ترجمان تسنیم کی خبر ہے کہ "آج لاہور میں ایک عدیم المثال جلوس نماز جمعہ کے بعد نکالا گیا۔ لوگوں کے ہاتھوں میں بڑے بڑے جھنڈے اور پلے کارڈ Play card (یعنی تاش کے پتے تھے) جن پر دستور اسلامی کے متعلق فقرے لکھے ہوئے تھے۔۔۔ (تسنیم ۲۳ نومبر اصل ۲۲ نومبر ۵۲ء)

ہم شروع سے ہی کہہ رہے ہیں کہ مودودی صاحب اسلامی اصطلاحات کے ساتھ لادینی سیاست کا کھیل کھیل رہے ہیں۔ اب ثابت ہو گیا کہ وہ یہ کھیل (Play card تاش کے پتوں) کے ساتھ کھیل رہے ہیں "جن پر دستور اسلامی کے متعلق فقرے لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ ہمارا قیاس ہے کہ انہوں نے اپنا بہترین تاش کا پتہ پھینک دیا ہے جو یہ ہے کہ جماعت مودودیہ دوسری دینی اور سیاسی جماعتوں کو ہی فریب نہیں دے رہی۔ بلکہ حکومت کو بھی یہ کھوکھلی دھمکی دے رہی ہے کہ ننانوے فیصدی عوام اس کے ساتھ ہیں۔

جلوس بے شک اس لحاظ سے عدیم المثال تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے ساتھ ایک نہایت شرمناک مذاق تھا۔ جس کی مثال مخالفین حق کی بھی تاریخ میں نہ مل سکے گی۔ دیکھنے والے یہی سمجھ رہے تھے کہ "سینما شو" کا اعلان کیا جا رہا ہے۔

شذرات

عجیب و غریب انکشافات

ہم نے کئی ہفتہ پیشتر حضرت سید احمد صاحب بریلوی کا مندرجہ ذیل فتوے اشائع کیا تھا۔

"سرکار انگریزی گو منکر اسلام ہے۔ مگر مسلمانوں پر کچھ ظلم اور تعدی نہیں کرتی۔ پھر ہم سرکار انگریزی پر کس سبب سے جہاد کریں؟" (سوانح احمدی ص۷۱)

یہ فتوے جس روایت سے ہم نے درج کیا تھا۔ اس کی بلند پایہ صحت اور نہایت معتبر اور ثقہ ہونے کی بھلا اس سے بڑھ کر اور کیا ضمانت ہو سکتی ہے کہ اسے مولانا محمد جعفر صاحب تھانیسری جیسے انسان نے قابل اعتبار تسلیم کیا ہے۔ جن کے متعلق محققین کا یہ اتفاق ہے کہ آپ۔

"سید صاحب کے بہت بڑے تذکرہ نگار اور واقف حال تھے۔ آپ سید صاحب کے خلفاء سے بیعت اور سید صاحب کے نہایت سچے اور پُر جوش معتقد تھے۔ اور آپ کی کتاب سب سے زیادہ مکمل اور مقبول و مشہور ہے۔" (سیرت سید احمد شہید مصنفہ ابو الحسن ندوی ص۱۵ و ص۲۳)

صحت روایت کے بعد اگر ہم درایت کے نقطۂ نگاہ سے دیکھیں۔ تو ہمیں خارجی طور پر کئی ایسی شہادتیں ملتی ہیں۔ جن سے انکار کی کوئی گنجائش ہی نہیں رہ جاتی۔ بطور مثال تین شہادتیں ہدیہ قارئین کرتے ہیں:۔

پہلی شہادت۔ نواب صدیق حسن خان قائد اہلحدیث فرماتے ہیں:۔

"سید احمد شاہ صاحب ساکن نصیر آباد بریلی میں ایک شخص تھے۔ وہ کلکتہ گئے تھے۔ اور ہزاروں مسلمان فوج انگریزی کے ان کے مرید ہوئے۔ مگر انہوں نے کبھی یہ ارادہ ساتھ سرکار انگریزی کے ظاہر نہیں کیا۔ اور نہ سرکار نے ان سے کچھ تعرض کیا۔" (ترجمان وہابیہ ص۵۲)

دوسری شہادت۔ یہی صاحب فرماتے ہیں "جو تصنیف سید احمد شاہ بریلوی اور ان کے مریدوں کی ہیں۔ ان میں کہیں بھی ذکر وہابیوں کا نہیں۔ اور نہ مسئلہ جہاد کا ہے۔ اور انہوں نے تو کبھی نام بھی جہاد کا گورنمنٹ سے ہندوستان کی سرحد میں نہیں لیا۔" (ایضاً ص۸۱، ۸۴)

تیسری شہادت۔ سید احمد صاحب بریلوی کی جماعت کی طرف سے جہاد کا جو اطلاع نامہ بھجوایا گیا تھا۔ وہ بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ مجدد ملت کی دعوت جہاد براہ راست سکھ حکومت کے خلاف تھی۔

"ظلم کی کوئی حد نہیں رہی۔ انہوں نے ہزاروں مسلمانوں کو بلا قصور شہید کیا ہے۔ اور ہزاروں کو ذلیل کیا ہے۔ مسجدوں میں نماز کے لئے اذان دینے کی اجازت نہیں۔ جب ذلت آمیز ظلم و ستم ناقابل برداشت ہو گیا۔ تو حضرت سید احمد ایدہ اللہ بنصرہ نے خالصاً حفاظت دین کے لئے کئی مسلمانوں کو کابل اور پشاور کی طرف سے لے جا کر مسلمانوں کو خواب غفلت سے جگایا۔ اور ان کو جرأت دلا کر آمادہ عمل کیا۔ الحمد للہ ان کی دعوت پر کئی ہزار مسلمان راہ خدا میں لڑنے کو تیار ہو گئے ہیں سکھ کفار کے خلاف ۲۱ دسمبر ۱۸۲۶ء کو جہاد شروع ہوگا۔" (منقولہ موج کوثر ص۲۰)

یہ تو اصل حقائق ہیں لیکن مولانا غلام رسول صاحب مہر نے یہ عجیب و غریب انکشافات فرمائے ہیں۔

- کہ حضرت سید احمد کی دعوت جہاد روز اول سے سکھ اور انگریز دونوں کے خلاف تھی۔
- مولانا محمد جعفر تھانیسری نے انگریز کی خاطر اپنا عقیدہ بدل لیا۔ سید صاحب کے موقف میں تحریف کی۔ اور آپ کے مکاتیب کی عبارتیں بدل دیں؛
- اور حضرت شاہ صاحب کے دوسرے بلند پایہ اصحاب کے فکر و عقیدہ میں بھی تزلزل آگیا تھا۔

(آزاد ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

آہ! کتنے دکھ کی بات ہے کہ مولانا مہر جیسے سنجیدہ فہم تحقیق پسند اور نکتہ رس انسان حضرت سید احمد صاحب بریلوی کے جانثار سوانح نگار اور دوسرے مخلص بزرگوں پر تحریف افترا اور انگریز کے پٹھو ہونے کے الزامات لگا رہے ہیں۔

تحریک احمدیت کی امتیازی شان

مودودی جماعت کے سربرآوردہ حضرات نے حال ہی میں یہ دعوے کیا ہے کہ سرزمین ہند کی وہ تحریک جس کا آغاز حضرت مجدد الف ثانی رح کے ذریعہ ہوا۔ اور جس کی آخری کڑیاں حضرت شاہ ولی اللہ کے توسط سے حضرت سید احمد بریلوی تک پہنچ کر غائب ہو گئی تھیں۔ یکدم مودودیت کی شکل میں از سر نو نمودار ہو گئی ہے۔ (تسنیم ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

تاریخ اسلام کا ایک ادنیٰ طالب علم بھی جانتا ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اور حضرت سید احمد بریلوی رح کی قائم کردہ تحریک اسلامی کی بنیاد ذاتی قوت و بصیرت پر ہرگز نہ تھی بلکہ جیسا کہ مکتوبات امام ربانی جلد ۲۔ تفہیمات الٰہیہ اور سیرت سید احمد شہید (مصنفہ ابو الحسن) سے معلوم ہوتا ہے کہ ان تینوں بزرگوں کو الہاماً منصب تجدید پر فائز کیا گیا۔ اور انہوں نے خدائی اشارات کی روشنی میں تعمیر ملت کا فریضہ سرانجام دیا

لیکن اس کے برعکس ہر سچے مسلمان کو یہ دیکھ کر بے حد مایوسی ہوتی ہے کہ مودودی جماعت کا بنیادی عقیدہ ہی یہ ہے کہ:۔

"دین کو اخذ کرنے کے لئے کسی اور وحی اور الہام کی گنجائش نہیں" (کوثر ۱۳ جولائی ۱۹۴۹ء)

اسی لئے مولوی ابو الاعلیٰ صاحب مودودی کو انتہائی بے بسی سے یہ اعتراف کرنا پڑا ہے کہ:۔

"ہم معاد اور کلام الٰہی حتیٰ کہ خود وجود و صفات الٰہی کے متعلق بھی جن باتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ ان پر ہمارا ایمان و یقین اس بنا پر نہیں کہ ہماری عقلی تحقیق یا ہمارے اپنے ذاتی تجربہ و مشاہدہ نے ان کے متعلق ہمیں کوئی قطعی اور یقینی علم بخشا ہے" (ترجمان القرآن جولائی ۱۹۳۲ء)

یہ تو مودودی جماعت کی کیفیت عرض کی گئی اب ذرا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پر شوکت اعلان سنئے کس شان سے فرماتے ہیں:۔

"میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے اور اسی کامل انسان پر علوم غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ چنانچہ میں اس میں صاحب تجربہ ہوں میں دیکھ رہا ہوں کہ بجز اسلام تمام مذاہب مردے ان کے خدا مردے اور خود وہ تمام پیرو مردے ہیں۔

اے نادانو! تمہیں مردہ پرستی میں کیا مزہ ہے۔ اور مردار کھانے میں کیا لذت آؤ میں تمہیں بتلاؤں خدا کہاں ہے۔ کیا تم میں سے کوئی نہیں جو سچا دل لے کر میرے پاس آوے"۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص۲۳۲)

پس تحریک احمدیت کی اس امتیازی شان کے اظہار کے بعد جماعت اسلامی کا کوئی فریب کارگر نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ جماعت اسلامی کے مخلص اراکین کو جلد یا بدیر یہ فیصلہ کرنا پڑے گا۔ کہ آیا انہیں حضرت مجدد الف ثانی اور دوسرے بزرگوں کے صاحب الہام ہونے کا انکار کر دینا چاہیئے۔ یا خود ساختہ تنظیم سے الگ ہو کر خدا کی قائم کردہ جماعت سے اپنا دامن وابستہ کر لینا چاہیئے۔

انگریز کی خوشنودی

مولانا اختر علی نے فرمایا:۔

"اگر کوئی یہ کہے کہ یہ تحریک مر چکی ہے تو اس کا دماغ اچھا نہیں۔ بلکہ سر ظفر اللہ کو خوش کرنے کے لئے ایسا کیا جا رہا ہے اور انگریز کو خوش کرنے کے لئے خوشنودی بھی مقصود ہے" (زمیندار ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

مولانا کے اس دعوے کو پیش نظر رکھتے ہوئے آزاد کی مندرجہ ذیل تحریر پڑھئے۔ جس میں علماء کی تحریک پر ماتم کرتے ہوئے یاس آمیز لہجہ میں اعتراف کیا گیا ہے کہ:۔

"تحفظ ختم نبوت کے مسئلہ اور سر ظفر اللہ کی علیحدگی کے مطالبہ کو وہ (وزراء مملکت ناقل) کوئی اہمیت نہیں دیتے ان واقعات اور حقائق کے بعد ملت ان سے بالکل مایوس ہو چکی ہے"۔ آزاد ۱۹ اکتوبر ۵۲ء

کیا مولانا اختر علی بتائیں گے کہ "آزاد" نے آپ کی تحریک کی ناکامی کا جو اعلان کیا ہے وہ حقیقت پر مبنی ہے یا احراری انگریز کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ایسا کہہ رہے ہیں؟

خریداران مصباح کو ضروری اطلاع

دسمبر میں مصباح کا جلسہ سالانہ نمبر شائع ہونے کی وجہ سے ماہ نومبر کا پرچہ شائع نہیں ہو رہا نیز مصباح کے لئے اہل قلم بزرگوں اور بھائیوں بہنوں سے مضامین ارسال کرنے کی درخواست ہے۔ مصباح کے لئے ہمیں ایجنٹوں کی بھی ضرورت ہے۔ جلسہ سالانہ نمبر جن احباب نے ریزرو کروانا ہو۔ وہ بھی جلد مطلع فرما دیں۔ (امۃ اللہ خورشید مدیرہ مصباح)

اَلْمُسْلِمُ مِرْاٰۃُ الْمُسْلِمِ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پر حکمت کلام

(مکرم مقبول احمد صاحب ۔ پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ کہ مجھے اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ قدرت عطا فرمائی گئی ہے کہ میں ایسے کلمات استعمال کر سکتا ہوں جو اپنے اندر بہت سے معانی و مطالب جمع رکھتے ہوں۔ آپ کے کلمات پر غور و فکر کرنے سے ہم بآسانی اس نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں کہ آپ کا یہ فرمان حقیقت پر مبنی ہے ۔ اس وقت آپ کا یہ قول کہ "اَلْمُسْلِمُ مِرْاٰۃُ الْمُسْلِمِ" (مسلمان مسلمان کا آئینہ ہے) کے متعلق کچھ عرض کرنا ہے۔ دیکھنے میں تو یہ تین الفاظ پر مشتمل ایک فقرہ ہے مگر اس کے اندر جو مطالب و معانی مخفی ہیں وہ از حد وسیع اور عام ہیں۔

(۱) آئینہ کا ایک کام یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اصل کا عکس پیش کرتا ہے اور اصل میں جس قسم کی بھی صفات پائی جاتی ہیں ان کو وہ ظاہر کرتا ہے۔ اگر اس میں حسن پایا جاتا ہے تو وہ حسن پیش کرے گا اور اگر عیب پایا جاتا ہے تو وہ عیب ہی ظاہر کرے گا۔ یہ نہیں کہ عیب کو تو مخفی رکھے اور حسن پر اطلاع بخشے یا بوجہ دشمنی اور عداوت کے حسن کا تو اظہار نہ کرے لیکن عیب پیش کرے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب فرمایا کہ ایک مسلم مسلم کا آئینہ ہوتا ہے تو آپ نے یہ نصیحت فرمائی کہ ہمیشہ اپنے مسلم بھائی کیلئے تم آئینہ کا کام دینا۔ اس کے اندر حقیقتاً جو حسن یا قبح موجود ہے اس پر اسے مطلع کرنا تاوہ اپنی خوبیوں کو جو اس میں موجود ہیں مزید جلا دے اور اگر عیوب و نقائص موجود ہیں تو ان کا ازالہ کرے۔ بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ باوجود اس کے کہ کسی شخص میں بعض عمدہ صفات ہوتی ہیں مگر وہ شخص اپنی ان صفات پر حقیقی طور پر مطلع نہیں ہوتا اور اس سے استفادہ نہیں کر رہا ہوتا یا غلط طور پر استعمال کر رہا ہوتا ہے تو ایسی صورت میں ایک مسلم کا فرض ہے کہ وہ اپنے مسلم بھائی کو ایسی صفات سے آگاہ کرے اور ان کے صحیح استعمال پر اس کی رہنمائی کرے اسی طرح اگر نقص موجود ہے تو بھی اس کو اطلاع دے مگر علیحدگی میں اور دوسروں کی عدم موجودگی میں۔ تاکہ اس بھائی میں ضد پیدا نہ ہو جائے یا اس کی حیا نہ جاتی رہے اور بجائے اس کے کہ تم اس کی اصلاح کرو الٹی یہ بات فساد کا باعث بن جائے۔

(۲) اس قول میں دوسری بات جس کی طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اشارہ فرماتے ہیں یہ ہے کہ ہمیشہ اپنے اندر جماعتی روح پیدا کرو۔ تمہیں غیر مسلم دیکھ کر یہ نہ خیال کریں کہ یہ الگ الگ وجود ہیں اور ان کے اندر افتراق اور تشتت پایا جاتا ہے ۔ نہیں بلکہ وہ تمہیں دیکھ کر یہ محسوس کریں کہ یہ مسلمان مجموعہ ہیں ایسے افراد کا کہ جن میں سے ایک کے اعمال و افعال کے آئینہ دار ہیں۔ ایسا نہ ہونا چاہیئے کہ ایک مسلم کے اعمال و افعال دوسرے مسلم کے اعمال و افعال کو جھٹلا رہے ہوں۔ ورنہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ نہ رہے گا۔ اور اس وجہ سے مسلمان شہداء علی الناس اور زندہ چلتے پھرتے لوگ نہ رہیں گے جو کہ تنزل اور انحطاط کی علامت ہو گی چنانچہ دیکھ لیں آج یورپ میں اور دیگر غیر مسلم ممالک میں احمدیت کے سپاہیوں کو اس اعتراض سے بھی دوچار ہونا پڑتا ہے کہ وہ اسلام اور وہ تعلیم جو تم پیش کرتے ہو اس کو عملی جامہ کہاں پہنایا جاتا ہے اور کون سے مسلم افراد کو تم پیش کر سکتے ہو جن کو تم اس تعلیم کا عملی نمونہ پیش کرنے والا سمجھتے ہو اور کیا وجہ ہے کہ تمہارے اقوال و دعاوی صحیح نظر آتے ہیں مگر عملی زندگی میں ان کا فقدان ہے ۔ ہم لاکھ جواب دیں کہ اسلام اور چیز ہے اور مسلم اور چیز۔ مگر ان کے دماغوں میں جب مسلم قوم اور اس کے افعال آتے ہیں تو وہ اس فرق کو معلوم کرنے کی طرف توجہ نہیں دیتے ۔ وہ کہتے ہیں کہ تم کہتے ہو جوا حرام ہے یا شراب حرام ہے مگر تمہارا فلاں مسلمان بادشاہ یا فلاں مسلم لیڈر یورپ میں آیا اور اس نے یہ دونوں کام کئے

پس اس قول میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلم قوم کو بیدار فرمایا کہ تم میں سے ہر مسلم کو دوسرے مسلم کا آئینہ دار ہونا چاہیئے ہر ایک کو اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہیئے تاکہ غیر جب اسے دیکھیں تو قوم پر دھبہ نہ آئے بلکہ وہ یہی سمجھیں کہ تمام مسلمان ایک ہی قسم کے اصولوں کے پابند ہیں ۔

(۳) پھر اس جگہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کی توجہ اس طرف بھی منعطف کراتے ہیں کہ جس طرح تم اپنے ظاہری جسم کی صفائی کیلئے ایک اچھے شیشے کا انتخاب کرتے ہو اور پسند کرتے ہو کہ ایسا شیشہ اور آئینہ تم استعمال کرو جس سے کہ تمہارا چہرہ صاف طور پر نظر آسکے اور زنگ آلود یا ردی شیشے کو تم ناپسند کرتے ہو۔ اسی طرح روحانی مراتب طے کرنے کیلئے اور روحانی جسم کی صفائی کے لئے بھی ایسے ہی صاف اور شفاف آئینوں کی تلاش کرو اور منتخب کرو جن سے کہ تمہاری فطرتی استعدادیں اور قابلیتیں صاف طور پر نمایاں ہو سکیں نہ کہ ایسے شیشے جن سے کہ ان استعدادوں کا پتہ ہی نہ لگ سکے۔ اس لئے ہمیشہ صحبت صادقین اختیار کرو اور صالح لوگوں کی صحبت تاکہ ان کے صاف اور شفاف آئینے تمہیں حقیقی رہنمائی کے ذریعہ قرب الٰہی کے حصول میں مدد دے سکیں ۔

(۴) پھر جس طرح کہ شیشہ کو اگر کسی وقت زنگ لگ جائے یا کسی اور قسم کی خرابی پیدا ہو جائے تو تم مزید زنگ لگنے سے بچاتے ہو یا اس کی اصلاح کی کوشش کرتے ہو اور تم نہیں چاہتے کہ شیشہ کو زنگ لگے۔ اسی طرح جب تم دیکھو کہ ایک مسلم بھائی کسی وجہ سے گناہ کے زنگ میں آلود ہو رہا ہے یا کسی قسم کے نقص کا شکار ہو رہا ہے ۔ تو تمہارا فرض ہے کہ تم اس کو مزید زنگ لگنے سے بچاؤ اور اس کی اصلاح کی فکر کرو اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر تمہارا شیوہ ہو اور اسے اسی طرح صاف اور شفاف رکھنے کی کوشش کرو جس طرح کہ تم اس شیشہ کو ذرہ سی خرابی کی وجہ سے پھینک نہیں دیتے بلکہ پہلے اصلاح کی کوشش کرتے ہو۔ لیکن اگر اس کے باوجود ٹوٹ جاتا ہے یا بالکل زنگ آلود ہو جاتا ہے اور ناقابل استعمال۔ تب تم ایک اور شیشہ خریدتے ہو اور پہلے کو پھینک دیتے ہو ۔ اسی طرح تم اپنے مسلم بھائی کی فکر کرو اور پوری جدوجہد کرو کہ وہ گناہ کے زنگ سے بچا رہے۔ لیکن اگر باوجود کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرنے کے تم اپنی اس کوشش میں ناکام رہتے ہو اور وہ تم سے اپنا رشتہ توڑ ہی لیتا ہے یا وہ تمہارے جسم کے لئے ایک نقصان دہ حصہ بن جاتا ہے۔ تب اس کو جدا کر سکتے ہو ورنہ نہیں ۔

دراصل انسان پر قبض و بسط کے زمانے آتے رہتے ہیں کبھی ایک شخص خوب نیکیوں پر قدم مار رہا ہوتا ہے ۔ مگر دوسرے وقت وہی شخص کسی وجہ سے سست ہو جاتا ہے اور اس پر قبض کا زمانہ آیا ہوتا ہے اس لئے مسلمانوں کا یہ فرض قرار دیا کہ وہ جس پر بسط کا زمانہ ہے وہ اس شخص کو بیدار کرتا رہے جس پر کہ قبض کا زمانہ آیا ہوا ہے اور اس طرح مل جل کر تم ہمیشہ ترقی کرتے رہو ورنہ اگر اس فرض سے غافل ہو جاؤ تو پھر تنزل شروع ہو جائے گا۔

(۵) پھر شیشہ کے اوپر بعض اوقات ایسی اشیاء کا عکس پڑتا ہے کہ نہ صرف یہ کہ شیشے میں ان کا عکس آجاتا ہے بلکہ شیشہ اس روشنی کو منعکس کرنے لگ پڑتا ہے اور شیشہ میں سورج والی صفات ظاہر ہونے لگتی ہیں اور اس میں سے کرنیں نکلنی شروع ہو جاتی ہیں اور وہ بھی اسی طرح گرمی اور روشنی پہنچانے لگ پڑتی ہیں۔ جتنا جتنا شیشہ زیادہ شفاف ہو گا اتنا اتنا سورج کی کرنیں اور شعاعیں منعکس ہو کر زیادہ صاف شعاعیں پھیلائیں گی اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو یہ نصیحت فرمائی کہ تم مسلمانوں میں بھی ایسے مسلمان ظاہر ہوتے رہیں گے کہ جو سورج جیسی صفات اور شعاعیں اپنے اندر رکھتے ہوں گے [illegible] ان شعاعوں سے نہ صرف خود مستفید ہونا بلکہ پھر ان کو جہان پر اور اوروں پر بھی پھینکنا۔ اور تبلیغ و اشاعت کے ذریعہ سے تمام جہان کو نور اسلام سے منور کرنا تاکہ وہ بھی ان روحانی شعاعوں سے مستفیض ہو کر اپنی روحانی پیاس کو بجھا سکیں۔

(۶) پھر جیسے شیشہ کی یہ صفت ہے کہ یہ صرف اور صرف اسی شخص کے حسن و قبح کو ظاہر کرتا ہے۔ جو اس کے سامنے آئے۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ تم محض سنی سنائی بات پر یقین نہ کر لینا اور اڑتی ہوئی خبر یا افواہ پر باور نہ کرنا بلکہ جب تم خود مشاہدہ کر لو یا پوری تحقیق کر لو تو پھر تم اپنی رائے قائم کر سکتے ہو اور مناسب کارروائی کر سکتے ہو۔ مثلاً کسی میں اگر عیب معلوم ہو تو مناسب طور پر اسے سمجھا دو۔ پس پہلی یہ ارشاد ہے کہ اول تو ہم نکتہ چینی بغیر دیکھے اور یقین کے نہ کریں اور اگر کوئی چیز خود مشاہدہ کریں تب مناسب طور پر اس کا ازالہ کریں اور یہ نہ کریں کہ کسی کا عیب اور نقص اوروں پر ظاہر کریں جیسا کہ شیشہ کا کام ہے ۔

(۷) پھر ہم دیکھتے ہیں کہ شیشہ جب کسی کے حقیقی نقص کو اس پر ظاہر کرتا ہے تو وہ شخص اس کو برا نہیں مناتا اور یہ نہیں کرتا کہ اس شیشہ کو توڑ دے یا برا بھلا کہے کہ کیوں اس نے یہ نقص ظاہر کیا ہے بلکہ وہ اس عیب و نقص کو رفع کرنے کی کوشش کرے گا۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب ایک مسلم بھائی دوسرے کو شیشہ کی مانند اس کا عیب و نقص بتلائے تو اس وجہ سے اس کو برا نہیں منانا چاہیئے اور نہ ہی ناراضگی کا اظہار کرنا چاہیئے ۔ بلکہ خوش ہونا چاہیئے کہ اس کے نقص سے اسے مطلع کر دیا گیا ہے۔ اور اسے اس نقص کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

(۸) پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جب شیشہ کسی کے نقص کو ظاہر کرتا ہے تو اس سے اس کی تذلیل و تحقیر مدنظر نہیں ہوتی۔ بلکہ اظہار حقیقت ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک مسلم کو جب دوسرے مسلم کے عیب یا نقص سے آگاہی حاصل ہو تو اسے ازراہ تذلیل سے نہیں بتلانا چاہیئے اور نہ ہی کسی قسم کا تکبر دل میں لانا چاہیئے ۔ کہ اب مجھے فلاں کے نقص سے اطلاع حاصل ہو گئی ہے اس لئے اس کو میں ذلیل کر سکتا ہوں ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہم کو یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر تم کو کسی کا نقص یا عیب معلوم ہوتا ہے تو اس کی حقارت تمہارے مدنظر نہ ہونی چاہیئے بلکہ اصلاح مدنظر ہونی چاہیئے

(۹) پھر اگر شیشہ بڑا ہے تو اس کے سامنے آنیوالی چیز بھی پوری صورت میں منعکس ہو سکے گی ۔ لیکن اگر چھوٹا ہے تو اس کے سائز کے مطابق سامنے آنیوالی چیز بھی چھوٹی دکھائی دے گی۔ اسی طرح ایک مسلم کو چاہیئے کہ وہ جتنا بڑا شیشہ بن سکتا ہے اور جتنا وسیع ہو سکتا ہو تاکہ دوسرے مسلم کا عکس مکمل طور پر لے سکے۔ یا عکس لے کر دوسروں پر ڈال سکے (باقی ملے پر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ نبوت کی وضاحت خود حضور کے الفاظ میں

(۶)

(از حکیم عبداللطیف صاحب شاہد ربوہ)

مکالمات الٰہیہ کا دروازہ قیامت تک کھلا رکھا گیا ہے

فرمایا۔ "پھر اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم میں آج کل کے مولویوں کا رد ہے۔ جو یہ مانتے ہیں۔ کہ جو قسم کے روحانی فیوض اور برکات ختم ہو گئے ہیں۔ اور کسی مومن کی محنت اور مجاہدہ کوئی مفید اثر پیدا نہیں کر سکتا۔ اور نہ کسی مسلمان کو ان برکات اور ثمرات سے حصہ مل سکتا ہے۔ جن سے گذشتہ منعم علیہ گروہ کو ملتا تھا۔ یہ لوگ گویا اب قرآن کے فیوض کو بالکل بے اثر مانتے ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تاثیرات قدسیہ کے قائل نہیں۔ کیونکہ اگر اب ایک بھی آدمی اس قسم کا نہیں ہو سکتا۔ جو منعم علیہ گروہ کے رنگ میں رنگین ہو سکے۔ تو پھر اس دعا کے مانگنے کا کیا فائدہ ہوا۔ لیکن ایسا ہرگز نہیں۔ یہ ان لوگوں کی غلطی بلکہ سخت غلطی ہے۔ جو ایسا یقین کر بیٹھے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فیوض اور برکات کا دروازہ اب بھی اسی طرح کھلا ہے۔ جس طرح گذشتہ زمانوں میں کھلا تھا۔ لیکن وہ جملہ فیوض اور برکات محض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے ملتے ہیں۔ اور اگر کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر یہ دعویٰ کرے کہ وہ روحانی برکات اور سماوی انوار سے حصہ پاتا ہے۔ تو ایسا شخص جھوٹا اور کذاب ہے۔"

اتباع نبوی کی برکت

"اور اصل بات بھی یہی ہے۔ کہ سنت نبوی کی کامل اتباع کے بعد جو خوارق ملتے ہیں۔ وہ فی الحقیقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے ہی خوارق ہیں۔ اور اگر اب خوارق اور معجزات کا دروازہ بند ہو گیا ہے۔ تو پھر معاذ اللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی ہتک ہو گی۔ کہ آپ کی کامل پیروی کسی کو روحانی کمالات نہیں بخش سکتی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد کا سلسلہ قیامت تک ممتد ہے

یہ جو اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں فرمایا۔ انا اعطیناک الکوثر یہ آیت اس وقت نازل ہوئی تھی۔ جبکہ ایک کافر نے آپ کی نسبت کہا۔ کہ آپ کی اولاد نرینہ نہیں ہے۔ یہ معلوم نہیں۔ کہ اس نے ابتر کا لفظ آپ کی نسبت استعمال کیا تھا۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ان شانئک ھو الابتر۔ تیرا دشمن ہی ابتر اور بے اولاد ہے۔ اس سورہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ آپ کے پیرو جو روحانی طور پر ہمیشہ ہوتے رہیں گے۔ وہ آپ ہی کی اولاد ہوں گے۔ کیونکہ وہ آپ کے علوم و برکات کے وارث اور ان سے حصہ پانے والے ہوں گے۔ اس آیات کو اس آیت ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کے ساتھ ملا کر پڑھو۔ تو اصل حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔ اگر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد بھی نہ ہوتی تھی۔ تو پھر معاذ اللہ حضور ابتر ٹھیرتے ہیں۔ حالانکہ اس آیت میں خدا تعالیٰ نے آپ کے دشمنوں کو ابتر فرمایا ہے۔ انا اعطینا سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کو روحانی اولاد بکثرت دی گئی ہے۔ اور اگر ہم یہ اعتقاد نہ رکھیں۔ کہ آپ کی روحانی اولاد کثرت سے ہوئی ہے۔ تو پیشگوئی مندرجہ آیت بالا سے منکر ٹھیریں گے۔ اس لئے ایک سچے مسلمان کے واسطے یہ ماننے کے سوا چارہ نہیں ہے۔ اور اسے تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ حضور کی تاثیرات قدسی ابد الآباد کے لئے ویسی ہی ہیں۔ جیسی کہ تیرہ سو سال قبل تھیں۔ چنانچہ ان تاثیرات کے ثبوت کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے یہ ہمارا سلسلہ قائم کیا ہے۔ اور اس وقت اسی قسم کی برکات ظاہر ہو رہی ہیں۔ جو آپ کے وقت میں ظاہر ہوئی تھیں۔ سچی بات یہی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے یہ دعا اھدنا الصراط المستقیم نہ سکھائی ہوتی۔ تو وہ لوگ جو اپنے نفس کی تکمیل چاہتے ہیں۔ مر ہی جاتے۔"

محجوب النفس علماء کی ناگفتہ بہ حالت

آج کل کے علماء کو اس بات پر بالکل ایمان نہیں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی پیارے بندے سے مکالمات کر سکتا ہے۔ اور یہ لوگ ہمیشہ کے لئے مکالمات الٰہیہ کا دروازہ بند کئے بیٹھے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کو انہوں نے گونگا خدا مان لیا ہے۔ جو کبھی تکلم نہیں کرتا۔ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ قرآن شریف میں جو یہ آیا ہے۔ لھم البشریٰ فی الحیوٰۃ الدنیا ان لوگوں کے نزدیک اس کا کیا مطلب ہے؟ جب ملائکہ ایسے مومنوں پر نازل ہوتے ہیں۔ اور ان کو بشارتیں دیتے ہیں۔ تو وہ بشارات کس کی طرف سے دیتے ہیں۔ یہ اعتقاد دکھ کر انہیں قرآن شریف کا بھی انکار کرنا پڑے گا۔ کیونکہ سارا قرآن شریف انہی باتوں سے بھرا پڑا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نیک بندوں کو شرف مکالمہ عطا کرتا ہے۔ اگر یہ شرف کسی کو ملتا ہی نہیں۔ تو پھر قرآن شریف کی تاثیرات کا ثبوت کہاں سے ملے گا؟ اگر آفتاب ہی دھندلا اور تاریک ہو۔ تو ایسی روشنی میں سیاہ اور سپید کو کوئی کس طرح تمیز کر سکے گا؟ اور کیا ایسی صورت میں وہ یہ کہہ کر فخر کر سکے گا۔ کہ اس میں روشنی نہیں بلکہ تاریکی ہے۔" (تقریر مندرجہ الحکم جلد ۷ ۱۹۰۳ء)

لیظھرہ علی الدین کلہ کا ظہور

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے اغراض میں سے ایک غرض تکمیل دین بھی تھی۔ جس کیلئے فرمایا گیا۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی اس تکمیل دین میں دو قسم کی تکمیل مقصود تھی۔ اول تکمیل ہدایت۔ دوم تکمیل اشاعت ہدایت۔ تکمیل ہدایت کا زمانہ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مبارک زمانہ تھا۔ لیکن تکمیل اشاعت ہدایت کا زمانہ آپ کا دوسرا زمانہ تھا۔ جبکہ اٰخرین منھم لمّا یلحقوا بھم کا وقت آنے والا تھا۔ اور وہ وقت آنے والا تھا۔ اور وہ وقت اب ہے۔ یعنی مسیح موعود کا زمانہ۔ اسی طرح سے اللہ تعالیٰ نے ان ہر دو زمانوں یعنی تکمیل ہدایت اور تکمیل اشاعت ہدایت کے زمانوں کو بھی اس طرح پر ملا دیا ہے۔ اور یہ بھی ایک عظیم الشان جمع ہے۔ (آپ مسیح موعود کے وقت میں نمازیں جمع ہونے کی پیشگوئی پر تقریر کر رہے ہیں۔ اس لئے آپ نے یہ فقرہ ارشاد فرمایا ہے۔ ناقل) پھر یہ بھی وعدہ تھا۔ کہ اس زمانہ میں یعنی مسیح موعود کے زمانہ میں دنیا جہان کے جملہ ادیان کو جمع کر دیا جائے گا۔ اور ان پر ایک دین یعنی اسلام کو غالب کر دیا جائیگا۔ یہ بھی مسیح موعودؑ کے وقت کی ایک جمع ہے۔ کیونکہ لیظھرہ علی الدین کلہ کا زمانہ اکثر مفسرین کے نزدیک مسیح موعود کا ہی زمانہ ہے۔" (تقریر مندرجہ الحکم جلد ۶ ۱۹۰۲ء)

یہ ظالم طبع لوگوں کا مجھ پر افترا ہے کہ میں نے کسی مستقل نبوت کا دعویٰ کیا ہے

"میں تعجب کرتا ہوں۔ کہ ایک طرف تو یہ لوگ قرآن شریف میں پڑھتے ہیں۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی۔ اور دوسری طرف اپنی نئی نئی ایجادوں اور بدعتوں سے اس تکمیل دین کو توڑ کر ناقص ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ ایک طرف تو یہ ظالم طبع لوگ مجھ پر افتراء کرتے ہیں۔ کہ گویا میں ایسی مستقل نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں۔ جو صاحب شریعت نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا نبوت ہے۔ مگر دوسری طرف یہ اپنے اعمال کی جانب ذرا بھی توجہ نہیں کرتے۔ کہ ایسی نئی نئی ایجادات اور بدعات کو دین میں داخل کر کے یہ لوگ خود جھوٹی نبوت کے مدعی بن رہے ہیں۔ جبکہ شریعت اسلام کے ساتھ خدا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف نئی نئی باتیں شامل کرنے سے خوف نہیں کرتے۔ اور اپنی طرف سے ایک نئی شریعت بنا رہے ہیں۔ اگر کسی کے دل میں ذرا بھی انصاف اور خدا کا خوف ہو۔ تو وہ انصاف سے بتائے۔ کہ کیا ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک تعلیم اور اعمال پر کچھ کمی بیشی کرتے ہیں؟ ہم تو اسی قرآن شریف کے عین مطابق تعلیم دیتے اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی اپنا سچا امام اور حکم مانتے ہیں۔ کیا ارّہ کا ذکر میں نے کسی کو بتایا ہے۔ اور پاس انفاس اور نفی و اثبات کے ذکر اور اس کے علاوہ اور قسم قسم کے اذکار اور وظائف میں کسی کو سکھاتا ہوں۔ جب یہ بات نہیں۔ اور ہرگز نہیں۔ تو ہماری طرف کیوں دعویٰ نبوت منسوب کرتے ہیں۔ حالانکہ جھوٹی اور مستقل نبوت کا دعویٰ تو خود یہ لوگ کرتے ہیں۔ لیکن الزام ہم پر دیتے ہیں۔"

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت ابد الآباد تک قائم ہے

یقیناً یاد رکھو۔ اور خوب اچھی طرح سمجھ لو۔ کہ کوئی شخص سچا مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی متبع نہیں کہلا سکتا۔ جب تک کہ حضورؐ کو خاتم النبیین یقین نہ کرلے۔ اور جب تک ان محدثات و بدعات سے الگ نہ ہو جائے۔ (جو لوگوں نے اپنی اپنی ہوائے نفسانی سے ایجاد کر رکھی ہیں) اور اپنے قول اور فعل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ مان لے۔ شیخ سعدیؒ نے کیا اچھا کہا ہے۔ ؎

بزہد و ورع کوش و صدق و صفا
ولیکن میفزائے بر مصطفیٰ

ہمارا اصل مدعا جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے دل میں جوش ڈالا ہے۔ یہی ہے کہ صرف اور صرف حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہی قائم کی جائے۔ جو ابد الآباد کے لئے خدا تعالیٰ نے قائم کی ہے۔ اور اس کے علاوہ تمام جھوٹی نبوتوں کو پاش پاش کر دیا جائے۔ جو ان لوگوں نے اپنی بدعتوں سے قائم کی ہیں ان ساری گدیوں کو جا کر دیکھ لو۔ اور عملی طور پر مشاہدہ کر لو۔ کہ کیا حضور کی ختم نبوت پر حقیقی طور پر ہم ایمان لائے ہیں۔ یا یہ لوگ؟ یہ نہایت ظلم اور شرارت کی بات ہے۔ کہ ختم نبوت سے خدا تعالیٰ کا صرف اتنا ہی منشا سمجھا جائے۔ کہ منہ سے ہی خاتم النبیین مانو اور کرتوتیں وہی کرو۔ جو خود تم پسند کرتے ہو۔ اور اپنی ایک الگ شریعت بنا لو۔ (یہی حال آج کل احراری مولویوں کا ہے) بغدادی نماز۔ معکوس نماز وغیرہ ایجاد کر رکھی ہیں۔ کیا حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عمل یا قرآن شریف میں ان نمازوں اور بدعتوں کا کہیں پتہ ملتا ہے۔ اسی طرح یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کہنا کیا اس کا ثبوت کہیں قرآن کریم میں ملتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تو شیخ عبد القادر صاحب جیلانی رحؒ کا کہیں وجود بھی نہ تھا۔ پھر یہ وظیفہ کس نے بتایا ہے۔ کیا شریعت اسلام کی پابندی اور التزام اسی کا نام ہے۔ اب تم خود ہی فیصلہ کرو۔ کہ کیا ان باتوں کو مان کر اور ایسے اعمال رکھ کر تم لوگ اس قابل ہو۔ کہ مجھے الزام دو۔ کہ میں نے خاتم النبیین کی مہر کو توڑا ہے۔ اصل اور سچی بات یہی ہے۔ کہ اگر تم اپنی مساجد اور اپنے اعمال میں ایسی ایسی بدعات کو داخل نہ کرتے۔ اور حضرت خاتم النبیین کی سچی نبوت پر ایمان لا کر آپ کے طرز عمل اور نقش قدم کو اپنا امام اور رہبر بنا کر چلتے۔ تو پھر میرے آنے کی ہی کیا ضرورت ہوتی؟ تمہاری ان بدعتوں اور نئی نبوتوں نے ہی خدا کی غیرت کو تحریک دی۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی چادر میں ایک شخص کو مبعوث کرے۔ جو ان جھوٹی نبوتوں کے بت کو توڑ کر نیست و نابود کرے [illegible] (تقریر مندرجہ الحکم جلد ۵ [illegible])

المسلم مرأۃ المسلم (بقیہ صفحہ ۵)

سو ہمیں یہ تلقین کی گئی ہے۔ کہ ہم اپنا ظرف وسیع سے وسیع تر کرتے جائیں۔ اور اپنا نظریہ بھی وسیع کریں۔ تاکہ دوسرے مسلمانوں کی خوبیوں کو جو ہم سے درجات میں بڑھ گئے ہیں۔ بقدر ہمت فطرت بڑھاتے چلے جاویں۔ لیکن اگر ہم اپنے ظرف کو کم کرتے چلے جائیں گے۔ یا اتنا ہی رکھیں گے۔ تو ہم دوسرے مسلمانوں کی خوبیوں سے بھی کم ہی مستفیض ہوں گے۔

پس دیکھنے میں تو المسلم مرأۃ المسلم ایک چھوٹا سا فقرہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر یہ ایسے معانی اور مطالب پر مشتمل ہے۔ کہ جن کو مدنظر رکھ کر مسلم قوم ترقی کے اعلیٰ مقام کو حاصل کر سکتی ہے۔ دنیا میں قابل رشک نمونہ پیش کر سکتی ہے۔ اور اسلام کو دوبارہ دنیا میں غالب کر سکتی ہے۔ پس سچ فرمایا تھا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ

"اعطیت جوامع الکلم"

اللّٰھم صل علی محمد وعلیٰ آل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید۔

احباب اپنے غریب بھائیوں کیلئے — پارچات لائیں —

ربوہ میں بعض غریب اور بیوہ عورتیں رہتی ہیں۔ اور بعض یتیم بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ نیز بعض ایسے غرباء ہیں۔ جو باوجود محنت و مزدوری کرنے کے اس قدر گنجائش نہیں پاتے۔ کہ موسم سرما میں سردی سے بچاؤ کی صورت کر سکیں۔

میں صاحب استعداد اور مخیر حضرات سے استدعا کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے غریب بھائیوں۔ یتیم بچوں اور بیوہ عورتوں کے لئے نئے یا مستعملہ پارچات فوراً بھجوائیں۔ یا پھر جلسہ سالانہ پر ساتھ لائیں۔ اور دفتر پرائیویٹ سکرٹری میں دیکر رسید حاصل کریں۔

(پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ)

مسجد مبارک ربوہ کی تکمیل ابھی باقی ہے

احباب جماعت کو معلوم ہے۔ کہ مرکز سلسلہ ربوہ میں سب سے پہلے جس پختہ عمارت کی بنیاد رکھی گئی۔ وہ خانہ خدا مسجد مبارک تھی۔ اس مبارک تقریب میں شمولیت کا فخر حاصل کرنے کے لئے اہالیان ربوہ کے علاوہ بیرونی اور قریبی جماعتوں کے مخلصین بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ابراہیمی دعاؤں کے ساتھ مسجد مبارک کا سنگ بنیاد نصب فرمایا۔ اور ازاں بعد جماعت کو خطاب فرماتے ہوئے تعمیر مسجد مبارک کے چندہ کی تحریک فرمائی۔ بعض مخلصین جماعت نے اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اسی وقت نقد ادائیگی کر دی۔ اور بعض نے اپنے اور اپنی جماعت کی طرف سے وعدے لکھوا دیئے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس چندہ کی ادائیگی کے لئے جو میعاد مقرر فرمائی تھی۔ احباب جماعت نے نہ صرف اس میعاد کے اندر مطلوبہ رقم پوری کر دی۔ بلکہ اس کے بعد بھی رقمیں مسلسل بھجواتے رہے۔ جن کی آخری میزان ماشاء اللہ مطالبہ سے کافی زیادہ ہو گئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب کو اس بات کا بھی علم ہو گا۔ کہ مسجد کی تعمیر کے لئے خرچ کا جو اندازہ کیا گیا۔ اصل خرچ اس سے بہت زیادہ ہوا۔ بہرحال خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ایک فراخ اور خوبصورت مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔ مگر ابھی اس کی تکمیل باقی ہے۔ مسجد کے وسیع صحن میں فرش ابھی نہیں لگا۔ وضو کرنے کے لئے بھی کوئی جگہ نہیں بن سکی۔ علاوہ ازیں روشنی کا بھی کوئی مستقل انتظام نہیں ہے۔ چونکہ ربوہ میں عنقریب بجلی آ رہی ہے۔ اس لئے مسجد میں روشنی کا متعلقہ سامان سقفی پنکھے اور ان کے لئے وائرنگ بھی کرائی جانی ہے۔ ان اشیاء کی خرید اور تیاری کے لئے بیس ہزار روپے کے خرچ کا اندازہ ہے۔

میں اس تحریر کے ذریعہ جماعتوں کے عہدیداران اور ذی اثر احباب کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں۔ کہ وہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے پورا پورا تعاون فرما کر عند اللہ مشکور و عند اللہ ماجور ہوں۔

کوشش کی جائے۔ کہ جماعت کے مخلصین اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ خصوصاً ایسے اصحاب کے لئے نادر موقعہ ہے۔ جو قبل ازیں اس چندہ میں کسی وجہ سے حصہ نہیں لے سکے۔ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من بنی للّٰہ مسجداً بنی اللّٰہ لہ بیتاً فی الجنۃ۔ جس شخص نے دنیا میں مسجد تعمیر کی۔ اللہ تعالےٰ اس کے لئے جنت میں گھر

بنائے گا۔ یہ کیسا سستا سودا ہے۔ مومن ہر وقت نیکی حاصل کرنے کی تلاش میں رہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بھی اس کے لئے ایسے مواقع بہم پہنچاتا رہتا ہے۔ مبارک ہے وہ جو ان سے فائدہ اٹھائے۔ اور اپنے آخرت کے گھر کے لئے یہیں سے تیاری شروع کر دے۔ عہدیداران جماعت اس بات کو نوٹ فرما لیں۔ کہ وعدہ جات کی فہرستیں دفتر بیت المال میں اور نقدی محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام ارسال ہو۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور ڈویژن

ٹینڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کام کے لئے مزدوری اور مال کی بنیاد پر سربمہر شیڈولڈ ریٹ ٹینڈر مطلوب ہیں۔ ٹینڈر مجوزہ فارم پر جو اس دفتر سے ایک روپیہ فی عدد کے حساب سے دستیاب ہو سکتا ہے آنا چاہئیے۔ تمام ٹینڈر ۲۶ نومبر ۱۹۵۲ء کو ۱۲ بجے دوپہر تک دفتر ہذا میں موصول ہونے چاہئیں۔ موصولہ ٹینڈر اسی روز ۲ بجے دن پبلک کے روبرو کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کی نوعیت	کام کی لاگت کا تخمینہ	زر بیعانہ جو ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا
۱	لاہور ریلوے کے اسٹیشن پر ختم ہونے والے راستوں کی اصلاح	۲ لاکھ ۲۵ ہزار روپیہ	۴ ہزار ۵ سو روپیہ

جن ٹھیکیداروں کے نام اس وقت ڈویژن کی منظور شدہ فہرست ٹھیکیداران پر موجود نہیں ہیں۔ انہیں چاہئیے کہ ۲۶ نومبر ۱۹۵۲ء سے قبل اپنے نام رجسٹر کرا لیں۔

مفصل شرائط وغیرہ اس دفتر میں کسی کاروباری روز ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔ محکمہ ریل اس امر کا پابند نہیں ہے کہ کم سے کم قیمت والے یا کسی اور ٹینڈر کو ضرور ہی منظور کرے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ۔ لاہور

فیصلہ کن کتاب مفت

احمدیت کے مختلف مسائل کے متعلق خود بانی سلسلہ کے اصل فیصلہ کن مضامین کی کتاب جس کے ذریعہ تمام جہان کے مسلمانوں پر خدا تعالیٰ کی حجت پوری ہو جاتی ہے۔ کارڈ آنے پر مفت روانہ کی جاتی ہے

عبد اللہ الٰہ دین سکندر آباد دکن

درخواستہائے دعا

میری اہلیہ اپنڈے سائٹس کے اپریشن کی غرض سے میو ہسپتال لاہور میں داخل ہے۔ عاجزانہ دعا کی التجا ہے پیار محمد خاں سنگساز پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور

— میرا بچہ عزیزم محمد مشہود اقبال سلمہ اللہ ہفتہ عشرہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ ڈبل نمونیہ سخت بیمار ہے تشنجی دوروں سے از حد نڈھال ہو گیا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

غلام محمد ثاقب

— میری بھابی اہلیہ عبد الستار صاحب دہلوی چند یوم سے سخت بیمار ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

عبد الشکور دہلوی میانی ضلع سرگودھا

مشتہرین جلسہ سالانہ نمبر

میں اپنے اشتہارات کے لئے ابھی سے جگہ ریزرو کروالیں۔ ورنہ عدم گنجائش کے سبب جگہ نہ مل سکے گی (مینیجر اشتہارات)

— میرے عزیز دوست غلام رسول صاحب مہر کئی ایک مشکلات میں مبتلا ہیں احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں نیز خاکسار کے لئے دینی و دنیاوی کاموں میں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔

چودھری اللہ رکھا از گھنیالیاں

— میری اہلیہ صاحبہ بخار اور کھانسی کے علاوہ سینہ میں شدت کے درد کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں

محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال حلقہ لاہور

خط و کتابت کرتے وقت اور منی آرڈر کوپن پر خریداری نمبر (جو ریپر یا چٹ پر ہوتا ہے) ضرور لکھ دیا کریں۔ بغیر نمبر کے تعمیل مشکل ہے

مینیجر الفضل

خواجہ ناظم الدین لنڈن میں ۲ دو اہم تقریریں کرینگے

لندن ۲۲ر نومبر۔ لندن میں قیام کے دوران میں وزیراعظم پاکستان خواجہ ناظم الدین دو نہایت اہم تقریریں بھی کریں گے۔ ایک تقریر تو ۱۰ر دسمبر کو پاکستان سوسائٹی اور ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن کے اجلاس میں ہوگی۔ اور دوسری ۱۱ر دسمبر کو رائل انڈین پاکستان اور سیلون ایسوسی ایشن کے جلسہ میں۔ ۸ر دسمبر کی شام کو آپ کچھ دیر کے لئے کیمبرج یونیورسٹی میں اپنے پرانے کالج میں بھی جائیں گے۔ وہاں آپ کو ٹرینٹی ہال کا فیلو مقرر کیا جائے گا۔ ۴ر دسمبر کو آپ بی۔بی۔سی کی ہوم اور جنرل اوورسیز سروس پر بھی تقریر نشر کریں گے۔

جن اہم شخصیتوں کی طرف سے آپ نے لنچ یا رات کے کھانے کی دعوتیں قبول کی ہیں ان میں مسٹر انتھونی ایڈن، مسٹر ہربرٹ مارسین ڈپٹی لیڈر لیبر پارلیمانی پارٹی آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور کینیڈا کے وزرائے اعظم۔ مسٹر انورین بیوان اور لبرل پارٹی کے لیڈر کلیمنٹ ڈیوس شامل ہیں (اسٹار)

برطانوی پارلیمانی رکن پاکستان میں لیکچر کریں گے

لندن ۲۲ر نومبر۔ ایک برطانوی پارلیمانی رکن مسٹر ہلارے مارکو بینڈ جو لیبر حکومت کے تحت متعدد وزارتی عہدوں پر فائز رہ چکے ہیں یکم دسمبر کو پہلی مرتبہ برصغیر کے دورہ پر جارہے ہیں جہاں آپ پاکستان اور بھارت کی یونیورسٹیوں میں لیکچر دیں گے۔ یہ دورہ آپ برطانوی کونسل کے زیر اہتمام کریں گے۔ آپ تقریباً اس ہفتے برصغیر میں رہینگے (اسٹار)

ترکی پارلیمانی رکن لندن جائینگے

لندن ۲۲ر نومبر۔ عالمی پارلیمانی یونین کی برطانوی کمیٹی کی طرف سے ان ترک پارلیمانی ارکان کے پروگرام کا اعلان کیا ہے۔ جو جلد ہی یہاں پہنچنے والے ہیں یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ آنیوالے ۱۰ ارکان کی درخواست پر مشرق وسطیٰ کے لئے برطانوی دفاعی انتظامات کے متعلق خاص طور پر بات چیت ہوگی یہ ارکان اس سلسلہ میں برطانوی وزیر دفاع سے بھی ملاقات کریں گے (اسٹار)

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کیلئے لبنان کا امیدوار

بیروت ۲۲ر نومبر۔ حکومت لبنان نے واشنگٹن میں اپنے سفیر ڈاکٹر چارلس ملک کا نام مسٹر ٹریگولی کی جگہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے عہدہ کے لئے بطور امیدوار پیش کر دیا ہے۔

اس فیصلہ سے وزیر خارجہ سید موسےٰ مبارک نے یہاں کے تمام عرب سفارتی نمائندوں کو مطلع کرتے ہوئے درخواست کی کہ اپنی اپنی حکومتوں کو ڈاکٹر ملک کی حمایت کے لئے تحریر کریں۔

اسی طرح عربوں کے علاوہ دیگر ملکوں کے ص

مشرق وسطیٰ میں تجارتی نقصان سے جرمنی کو تشویش

لندن ۲۲ر نومبر۔ مغربی جرمنی کی حکومت کو توقع ہے کہ عنقریب ایک تجارتی وفد بھیجا جائیگا۔ اور اس وفد کی وساطت سے جرمنی اور عربوں کے درمیان ایسے ٹھوس تجارتی معاہدے طے ہونے کی امید ہے۔ جن کے ذریعے عربوں کے ان نقصانات کی تلافی ہو جائے گی۔ جو اسرائیل کو تاوان ادا کرنے کے باعث انہیں برداشت کرنے ہوں گے۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے بون سے مانچسٹر گارڈین کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ مشرق وسطیٰ میں شدید تجارتی نقصان کے اندیشوں سے جرمنی بہت زیادہ فکر مند ہونے لگا ہے۔ مغربی جرمنی کے اخبارات میں بائیکاٹ کی اطلاعات شائع ہونے لگی ہیں ان کا دعوےٰ ہے کہ روزانہ عربوں کے ساتھ کئے ہوئے تقریباً چھ تجارتی معاہدے منسوخ ہو رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اگر تاوان کے معاہدے کی توثیق کر دی گئی تو جرمنوں کو .... مارکس کی تجارت سے ہاتھ دھونا پڑے۔

۴ ہزار ٹن گندم پہنچ گئی

لاہور ۲۲ر نومبر۔ آج دو سو ڈبے مزید ۴ ہزار ٹن گندم لے کر بادامی باغ ریلوے سٹیشن پر پہنچ گئے یہ گندم ۰م ہزار ٹن کے اس نئے کوٹے میں سے ہے جو مرکز نے پنجاب کو دیا ہے۔

محکمہ سول سپلائز کی بجائے محکمہ خوراک

لاہور ۲۲ نومبر۔ حکومت پنجاب کے ایک سرکاری اعلان کے مطابق محکمہ سول سپلائز کا نام بدل کر محکمہ خوراک رکھ دیا گیا ہے۔ اب محکمہ سول سپلائز کا تمام عملہ محکمہ خوراک کے ماتحت تصور کیا جائے گا۔

ء نمائندوں کو بھی اطلاع دی گئی

اس فیصلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے وزارت خارجہ کے قائمقام ڈائریکٹر نے کہا کہ اس عہدے پر لبنانی امیدوار کی کامیابی سے بین الاقوامی حلقوں میں لبنان کی پوزیشن مضبوط ہو جائیگی۔ اس کے علاوہ یہ ڈاکٹر ملک کی قابلیتوں کا بہت بڑا اعتراف بھی ہوگا۔ (اسٹار)

ایران نے بھارت کو تیل کی پیشکش کی ہے

نئی دہلی ۲۲ر نومبر: بھارتی نائب وزیر تعمیرات ویلائی نے پارلیمنٹ میں اعلان کیا ہے۔ کہ ایران نے بھارت کو تیل سپلائی کرنے کی پیشکش کی ہے۔ بندر گاہ آبادان سے تیل لے جانے کے لئے جہازوں کا انتظام خود بھارت کو کرنا ہوگا۔ ایران نے تہران کے بھارتی سفارت خانے کی معرفت یہ پیشکش کی ہے۔ بندر گاہ آبادان سے تیل لے جانے کے لئے جہازوں کا انتظام خود بھارت کو کرنا ہوگا۔ ایران نے تہران کے بھارتی سفارت خانے کی معرفت یہ پیشکش کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ اگر بھارت تیل بردار جہازوں کا انتظام نہیں کر سکتا۔ تو وہ ایران کو تیل کے ڈرم بنانے کی غرض سے فولاد مہیا کر سکتا ہے۔ وزیر نے بتایا۔ کہ اس سے قبل حکومت نے کبھی براہ راست تیل درآمد نہیں کیا۔ اور ملکی ضروریات پرائیویٹ کمپنیاں پورا کرتی ہیں۔

یہ دریافت کرنے پر کہ آیا حکومت اس پیشکش کو قبول کرے گی۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہمارے پاس جہاز نہیں ہیں۔ (اشار)

امریکہ کے نئے وزیر خارجہ کے متعلق دنیائے عرب کی توقعات

نیویارک ۲۲ر نومبر۔ امریکہ کے صدر منتخب مسٹر آئزن ہاور کی طرف سے وزیر خارجہ کی حیثیت سے مسٹر جان فاسٹر ڈولز کی نامزدگی کا ایشیائی حلقوں اور خصوصیت کے ساتھ عربوں کی طرف سے خیر مقدم کیا گیا ہے انہیں یقین ہے۔ کہ مشرق وسطیٰ کے مسائل اور بالخصوص مسئلہ فلسطین کے متعلق مسٹر ڈولز کی پالیسی ڈین ایچی سن کی نسبت زیادہ موافقانہ ہوگی ـــــ مسٹر ڈولز اور ان کے خاندان کے گہرے تعلقات مشرق وسطیٰ کے ساتھ رہے ہیں۔ یہودی حلقے مسٹر ڈولز کے حامی نہیں ہیں۔ اور نہ ہی یہ امید ہے۔ کہ وہ یہودی اثر سے متاثر ہونگے ری پبلکن پارٹی کے انتخابات کے دوران میں مسٹر ڈولز نے یقین دلایا تھا۔ کہ اگر مسٹر آئزن ہاور کامیاب ہوگئے۔ تو دنیائے عرب کے مسائل پر سنجیدگی کے ساتھ غور کیا جائے گا۔

کوریا کے متعلق بھارتی قرارداد اور دیگر تجاویز کے متعلق نئی امریکی انتظامیہ کے ارباب حتمی طور پر کچھ کہنے سے ہچکچا رہے ہیں۔ اور عہدوں کا چارج سنبھالنے سے قبل تبصرہ کرنے پر آمادہ نہیں ہیں۔ اس طرح مسٹر آئزن ہاور کی منتخب ٹیم بالعموم اکثر کے ان مسائل کے متعلق فی الحال کوئی ذمہ داری قبول کرنے کو تیار نہیں۔ اور نہ ہی مسٹر ایچی سن کے اقدامات کی حمایت یا مخالفت ہی کر رہے ہیں۔

نجیب اور سٹیونسن کی گفت وشنید

لندن ۲۲ر نومبر۔ جنرل نجیب اور سٹیونسن کی جو ملاقات جمعرات کو ہوئی تھی۔ اس کے متعلق سرکاری ردعمل یہ ہے۔ کہ کسی قدر ترقی ہوئی ہے لیکن یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ ترقی کی نوعیت کیا ہے۔ آثار بہتر معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ ملاقات سوموار کو پھر ہوگی۔

اب یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ جو مایوسی سابقہ مصری حکومت کے رویہ کی بنا پر محسوس کی جا رہی تھی وہ نجیب کے برسراقتدار آنے پر امید میں تبدیل ہو گئی ہے۔ (اشار)

مختصرات

دمشق ۲۲ر نومبر۔ شام میں جرمن وزیر مختار ڈاکٹر ہانس وان ڈینچ عنقریب بون واپس جانے والے ہیں۔ وہاں آپ جرمنی اور اسرائیل کے معاہدہ تاوان کے سلسلہ میں عربوں کی مخالفت کے موضوع پر بات چیت کریں گے۔ (اشار)

بیروت ۲۲ر نومبر۔ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ امریکہ کے چار نکاتی امدادی پروگرام کی مدد سے ملک کی اقتصادی ترقی کے منصوبے تیار کرنے کیلئے ایک لبنانی اقتصادی ترقیاتی کونسل قائم کی جا رہی ہے

جماعت احمدیہ لاہور کا ایک ضروری اعلان

جماعت احمدیہ لاہور کا ایک نہایت اہم اجلاس احمدیہ جامعہ مسجد بیرون دہلی دروازہ میں مورخہ ۲۳ر نومبر کو بروز اتوار بعد از نماز مغرب منعقد ہوگا جس میں نہایت ضروری مضامین پر تقریریں ہوں گی۔ اور نیز تعلیمی فلمیں بھی دکھائی جائیں گی۔ تمام حلقہ جات کے عہدہ داران کی خدمت میں تاکید اً عرض ہے۔ کہ وہ اس اجلاس کی اہمیت کو کماحقہ محسوس کرتے ہوئے اپنے اپنے حلقہ میں پرزور تحریک کریں۔ کہ تمام احباب جماعت شمولیت اختیار کریں۔ اور سوائے شرعی عذر کے کوئی صاحب غیر حاضر نہ رہیں۔

رجسٹر نمبر ایل ۵۲۵۴